اسلام کا تصور تعلیم

پروفیسر محمد مشتاق فاروقی☆

تاریخ انسانیت میں یہ منفرد مقام ہادی عالم، پیغمبر آخر و اعظم، علم کے بحر ذخار، معلم اعظم، مدینتہ العلم، رہبر اعظم، ناشر حکمت، ہادی اعظم، افصح العرب خطیب، ذی وقار شہری، صادق و امین تاجر، کامیاب ترین داعی انقلاب، بے مثال مربی و مزکی، عظیم ترین مدبر و منتظم، شارح کتاب اللہ، رسول رحمت اور اعلیٰ ترین معلم انسانیت حضرت محمد ﷺ کے عطا کردہ مثالی ضابطہ حیات اسلام کو حاصل ہے کہ وہ سراپا علم بن کر آیا اور تعلیمی دنیا میں ایک ابدی اور ہمہ گیر انقلاب کا پیامبر ثابت ہوا۔ اسلامی نقطہ نظر سے بنی نوع آدم نے اپنے سفر کا آغاز تاریکی اور جہالت سے نہیں بلکہ علم اور روشنی سے کیا ہے۔ چنانچہ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ تخلیق آدم کے بعد خالق کائنات نے انسان اول کو سب سے پہلے جس عظیم نعمت سے سرفراز فرمایا وہ علم تھا علم ہی کی بدولت اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور بنی نوع آدم کو جملہ مخلوق پر عزت و عظمت اور فضیلت بخشی اسے لائق عزت و تکریم ٹھہرایا گیا۔(۱)

علم عربی زبان کا ایک معروف لفظ ہے جو اس زبان میں بالعموم دو معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ کسی شے کو اچھی طرح سے سمجھ لینا، اس کی حقیقت کو جان لینا۔ اس معنی میں یہ لفظ خود قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے۔(۲) مثلاً اچھی طرح سے جان لو کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے(۳)

☆ لیکچرار اسلامک اسٹڈیز شپ اونرز گورنمنٹ کالج۔ ریسرچ اسکالر وفاقی اردو یونیورسٹی۔

۲۔ غالب گمان کر لینا۔

لغت میں تعلیم کا مادہ علم (ع ل م) ہے جس کے معنی ہیں کسی چیز کا ادراک کرنا۔ اسی سے باب تفعیل میں ''تعلیم'' آتا ہے تعلیم کے معنی بار بار اور کثرت کے ساتھ خبر دینے کے ہیں حتیٰ کہ طالب علم کے ذہن میں اس کا اثر پیدا ہو جائے۔ (۴)

علم ایک ایسا ذہنی تصور ہے جو عالم خارج میں موجود کسی نہ کسی حقیقت کو جان لینے سے عبارت ہے اس لحاظ سے مطلقاً علم کے چار ارکان قرار پاتے ہیں۔ ا۔ ناظر Observer یعنی جو شخص جاننا چاہتا ہو۔

۲۔ منظور Object یعنی جیسے دیکھا جا رہا ہو۔

۳۔ استعداد نظر Observing Capability یعنی ناظر میں جاننے کی صلاحیت و استعداد ہو۔

۴۔ منظوریت Objectivity یعنی وہ حقیقت جسے جاننے کی کوشش کی جا رہی ہو۔ (۵)

علم کے ایک اور معنی معلومات اور مدرکات یعنی جاننے اور پہچاننے کے ہیں۔ یہ باب سمع سے ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ رجل عالم وعلیم (۶)

اس کی جمع علوم اور عالم کی جمع علماء وعلام آتی ہے (۷) لفظ علم کی نسبت جب انسان کی طرف کی جائے اور یوں کہا جائے علم الرجل تو معنی ہوں گے حصلت لہ حقیقۃ العلم یعنی اسے علم کی حقیقت حاصل ہو گئی اور اگر کسی شئی یا امر کی طرف منسوب ہو اور یوں کہا جائے علم علم الشئی یا علم الامر تو اس کے معنی ہوں گے عرفہ تیقنہ یعنی اسے اس چیز کی معرفت اور کامل یقین حاصل ہو گیا (۸) علم اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے اللہ تعالیٰ علیم، عالم اور علام ہے (۹) اللہ تعالیٰ کی یہ صفات قرآن حکیم میں بھی بیان ہوئی ہیں ھو الخلاق العلیم۔ (۱۰) عالم الغیب (۱۱)

اسلام میں تعلیم کی اہمیت وضرورت:

علم کے بارے میں اسلام کا نقطہ نظر انتہائی وسیع و ہمہ گیر ہے۔ علم دنیا کے لیے بھی ضروری ہے اور دین کے لیے بھی۔ علم انفرادی عزت وعظمت کے لیے بھی ضروری ہے اور

اجتماعی عزت و عظمت کے لیے بھی۔ علم سے افراد کی شرافت و تہذیب بھی ہوتی ہے اور ملی شرافت وتہذیب بھی۔ علم صحیح عقائد، عبادات و معاملات کے لیے بھی ضروری ہے اور حقوق و فرائض و اخلاق کے لیے بھی۔ علم دنیاوی ترقی کا زینہ بھی ہے اور حکمت و عرفان کا قرینہ بھی۔ علم خدا پرستی و طاعت شعاری بھی سکھاتا ہے اور مختلف انسانی صلاحیتوں کو جلا بھی بخشتا ہے۔

(۱۲) اللہ تعالیٰ کی ذات عالی سے براہ راست استفادہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے اوامر کو حضرت محمد ﷺ کے طریقہ تحقیق کرنا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے اس حال میں کیا چاہتے ہیں۔ (۱۳)

اسلام وہ واحد دین ہے جس نے سب سے زیادہ علم کی اہمیت کو بیان کیا ہے۔ اسلام سراپا علم بن کر آیا اس نے جہالت سے اٹی ہوئی انسانیت کو معرفت الٰہی کا عنوان دیا اور یہ بتایا کہ انسان کوئی عمومی سطح اور کمتر حیثیت کا حامل نہیں بلکہ اس کو اللہ نے شرافت اور خلافت سے نوازا وہ اس لیے تخلیق نہیں ہوا کہ سورج، چاند ستاروں کی پرستش کرے اور نہ اپنے ہاتھوں سے تراشے ہوئے پتھر کے آگے جبیں سرنگوں کرے بلکہ اسلام نے اس کو معرفت دی کہ کائنات اس کے لیے تحقیق کی گئی ہے۔ وہ علم حاصل کرے اور تسخیر کرے۔ اسلام کی رو سے انسان نے اپنے سفر کا آغاز تاریکی جہالت سے نہیں کیا بلکہ اس کے سفر کا آغاز روشنی سے ہوا اور یہ علم دینے والی ہستی کوئی اور نہیں خود رب العزت کی ذات پاک تھی جو تمام علوم کا سرچشمہ ہے۔ (۱۴)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَعَلَّمَ آدمَ الاَسماءَ کُلَّها۔ (۱۵)

اور اللہ نے آدم کو تمام چیزوں کے نام سکھلا دیئے۔

اس علم کی بدولت ہی انسان مسجود الملائکہ ہوا جبکہ وہ شرافت اور خلافت کا مستحق ٹھہرا۔ علم کی جو اہمیت دین اسلام میں ہے وہ کسی اور مذہب یا فلسفہ فکر میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی آخر الزماں ہادی برحق حضرت محمد ﷺ کو سب سے پہلا پیغام ربانی دیا وہ علم کے بارے میں تھا۔ یوں ایک ایسی قوم جس کا وصف جہالت تھا اس کو سب سے پہلے پیغام الٰہی ''اقراء'' ملا کیونکہ اسلام سراپا علم اور کفر سراپا جہالت ہے۔ یہ خدائے بزرگ و برتر کا احسان عظیم اور اسکی

انسانوں پر شفقت ہے کہ اس نے انسان کو جو کہ اپنا مقام بھول گیا تھا ظلم و تاریکی میں بھٹک رہا تھا اس کا یہ ظلم کسی اور پر نہیں بلکہ خود اس کی ذات پر تھا ان لوگوں پر شفقت فرمائی اور انہیں میں سے ایک رسول بھیجا اور اس پر کتاب علم و حکمت اتاری۔ (۱۶)

اسلام کے دشمن کو ''ابو جہل'' کہا گیا نہ کہ ابو الکفر کہا گیا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام میں اہل علم کے سوا کسی گروہ کو اہمیت حاصل نہیں ہے۔ بغیر علم والے کو اسلام کا دشمن سمجھا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم اسلام کے دشمن کو ''ابو جہل'' کا نام دیتے ہیں یعنی اسلام جس معاشرے کا خواہاں ہے وہ اس کے ہر فرد کو زیور تعلیم سے آراستہ دیکھنا چاہتا ہے کیونکہ تعلیم کا فروغ دراصل دین اسلام کا فروغ ہے۔ (۱۷) معلم اول اللہ کی ذات ہے۔ (۱۸) جس نے علم کی بدولت حضرت آدم علیہ السلام کو دیگر مخلوقات پر فضیلت دی۔ (۱۹) اسی فضیلت کی دولت حضرت سلیمان علیہ اسلام کے مصاحب نے بلقیس کے تخت کو پلک جھپکتے میں حاضر کر دیا۔ (۲۰) بنی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں بھیجے جانے کا مقصد تعلیم کتاب و حکمت کو قرار دیا گیا۔ (۲۱) اور واضح اعلان فرما دیا:

يَرْفَعُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوْ الْعِلْمَ دَرَجَاتٌ (۲۲)

جنہیں ایمان کی دولت کے ساتھ علم کی دولت بھی مل گئی ان کے درجات تو بہت ہی زیادہ بلند ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی اس کتاب علم و حکمت کو اپنے سب سے پیارے اور آخری رسول نبی کریم ﷺ پر اتارا اور آپ ﷺ کو ساری دنیا کے لئے معلم بنا کر بھیجا خود نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّماً۔ (۲۳) ''میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں''

قرآن مجید میں حضور اکرم ﷺ کو نبوت کی جو ذمہ داری سونپی گئی ہیں بحیثیت نبی آپ ﷺ کے جو وظائف مقرر کئے گئے ہیں ان میں تلاوت کتاب، تعلیم کتاب و حکمت، تزکیہ نفس اور تبلیغ و دعوت کو مرکزی مقام حاصل ہے۔ اسلام میں تعلیم اور تربیت دونوں کو یکساں اہمیت دی گئی ہے اسلام کے نزدیک ''کتاب و حکمت'' اور ''تزکیہ نفس'' تعلیم کے دو پہلو ہیں

اور دونوں کو ساتھ ساتھ انجام دینا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کے فرائض میں یہ دونوں باتیں یکساں طور پر شامل ہیں۔ (۲۴) اس سلسلے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

هو الذی بعث فی الامین رسولاً منهم یتلوا علیهم ایته ویزکیهم ویعلمهم الکتب والحکمته، وان کانو من قبل لفی ضلل المبین۔ (۲۵)

وہی ہے جس نے امیوں کے اندر ایک رسول انہی میں سے بھیجا جو انہیں اس کی آیات سناتا ہے، ان کی زندگی سنوارتا ہے اور ان کو کتاب علم و حکمت کی تعلیم دیتا ہے حالانکہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے۔

تعلیم کی اہمیت قرآن مجید کی روشنی میں.

قرآن مجید کے نزدیک تعلیم حقیقت کا علم بہم پہنچانا ہے اسلامی نظریہ کے مطابق تعلیم وہ عمل ہے جس کے ذریعے فرد میں خدا شناسی اور خوف خدا پیدا ہو۔ قرآن مجید میں تعلیم کی اہمیت کی وضاحت کرنے سے پہلے قرآن کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کرنا ضروری ہے۔

ذلک الکتب لاریب فیه۔ (۲۶)

یہ اللہ کی کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں۔

قرآن پاک میں جا بجا علم کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے اور مختلف اسلوب اور پیرائے میں اس کے حصول کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

جس قدر اہمیت اسلام نے تعلیم کی بیان کی ہے شاید ہی کسی مذہب میں بیان کی گئی ہو۔ آپ ﷺ پر جو پہلی وحی نازل ہوئی وہ بھی پڑھنے ہی کے متعلق تھی اور یہ پانچوں آیتیں اقراء سے مالم یعلم تک قرآن کی سب آیتوں اور سورتوں سے پہلے اتریں۔ (۲۷)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اقراء باسم ربک الذی خلق۔ (۲۸)

پڑھ اپنے پروردگار کے نام سے جس نے پیدا کیا۔

مندرجہ بالا آیت سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلی جو وحی نازل فرمائی اس میں توحید یا رسالت کا ذکر نہیں کیا بلکہ پڑھنے کا ذکر فرمایا اور اس طرح اس وحی کو نازل فرما کر اللہ تعالیٰ نے رہتی دنیا تک کے انسانوں کے لیے تعلیم و تعلم کی اہمیت کو مسلّم کر دیا۔ یہ علم ہی کی برکت تھی کہ کل انسانوں کے باپ حضرت آدم علیہ السلام فرشتوں میں بھی ممتاز نظر آئے علم کبھی تو ذہن میں ہی ہوتا ہے اور کبھی زبان پر ہوتا ہے اور کبھی کتابی صورت میں لکھا ہوا ہوتا ہے۔ پس علم کی تین قسمیں ہوئیں ذہنی، لفظی اور رسمی۔ رسمی علم ذہنی اور لفظی کو مستلزم ہے لیکن وہ دونوں اسے مستلزم نہیں۔ اسی لیے فرمایا کہ پڑھ! تیرا رب تو بڑے اکرام والا ہے جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا اور آدمی کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ ایک اثر میں وارد ہے کہ علم کو لکھ لیا کرو اور اسی اثر میں ہے کہ جو شخص اپنے علم پر عمل کرے اسے اللہ تعالیٰ اس علم کا بھی وارث کر دیتا ہے جسے وہ نہیں جانتا تھا۔ (۲۹) عہد نبوی ﷺ میں شرح خواندگی ۸۵ فیصد تک پہنچ گئی تھی۔ جبکہ حالت یہ تھی کہ عرب پڑھنے لکھنے کو عار سمجھتے تھے۔ (۳۰)

اللہ تعالیٰ کا انتہائی کرم ہے کہ اس نے انسان کی ابتداء حقیر ترین حالت سے کر کے اس کو علم کی دولت سے سرفراز کیا جو مخلوقات کی بلند ترین صفت ہے اور اسے صرف صاحب علم ہی نہیں بنایا بلکہ اس کو علم کے استعمال سے لکھنے کا فن بھی سکھایا۔ جو بڑے پیمانے پر علم کی اشاعت، ترقی اور نسلاً بعد نسل اس کی بقاء اور تحفظ کا ذریعہ بنا۔ اگر وہ انسان کو قلم اور کتابت کے فن کا یہ علم نہ دیتا تو انسان کی علمی قابلیت دب کر رہ جاتی ہے اور اسے بڑھنے اور پھیلنے اور ترقی کرنے کا موقع نہ ملتا۔ (۳۱) اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **الذی علم بالقلم، علم الانسان مالم یعلم۔** (۳۲) ''جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا انسان کو وہ علم دیا جسے وہ جانتا نہ تھا'' اللہ تعالیٰ نے ایک خاص علم میں حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں پر بھی فضیلت دی۔ یہ شرافت اور فضیلت حضرت آدم علیہ السلام کو اس لیے ملی کہ انہیں وہ علم حاصل ہے جس سے

فرشتے خالی ہیں۔ارشاد ربانی ہے:

وَعَلَّمَ آدمَ الاَ سماء کُلَّھا۔(۳۳)

اوراللہ نے آدم علیہ اسلام کوساری چیزوں کے نام سکھائے۔

اللہ تعالیٰ کے بندوں میں انبیاء کرام کا درجہ بہت بلند وارفع ہے۔اس کی وجہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کوعلم وحکمت سے نوازا چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

و کلا اتینا حُکماً و علماً۔(۳۴)

اورہم نے دونوں (حضرت داوداورحضرت سلیمان) کوحکم اورعلم عطا کیا۔

سچا ایمان اور صحیح علم انسان کوادب اورتہذیب سکھلاتا اورمتواضع بناتا ہے۔اہل علم وایمان جس قدر کمالات ومراتب میں ترقی کرتے ہیں اسی قدر جھکتے اور اپنے کو ناچیز سمجھتے جاتے ہیں۔اسی لیے اللہ تعالیٰ ان کے درجے اورزیادہ بلند کرتا ہے۔(۳۵)۔ایمان والوں اور صحیح علم والوں کا یہی کام ہوتا ہے کہ اللہ کے احکام کے سامنے گردن جھکادیا کریں اوراس سے وہ بلند درجوں کے مستحق ہوجاتے ہیں اللہ تعالیٰ کوبخوبی علم ہے کہ بلند مرتبوں کا مستحق کون ہےاورکون نہیں؟۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

یرفع اللہ الذین امنو منکم والذین اوتو العلم درجت واللہ بما تعلمون خبیر۔(۳۶)

اللہ تعالیٰ درجات بلند فرماتا ہے انکے جوایمان لائے اوران کے جن کوعلم ملاہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے اللہ نے قلم کو پیدا کیااوراس سے فرمایا لکھ اس نے کہا کیا لکھوں؟ فرمایا تقدیر لکھ پس اس دن سے لیکر قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہےلکھدیا،ابن عساکر کی حدیث میں ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کوپیدا کیا پھرنون یعنی دوات کو۔اللہ تعالیٰ کاارشاد ہوتا ہے کہ ن والقلم وما یسطرون (۳۷)''قسم قلم کی اورتحریر کی جولکھتے ہیں''

قرآن مجید نے عالم و جاہل دونوں کے درمیان فرق کی وضاحت کردی اور یہ بتادیا کہ عالم و جاہل کبھی بھی ہم رتبہ اور برابر نہیں ہو سکتے۔ ایسے لوگ اور مشرک جو اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہراتے ہیں کسی طرح ایک مرتبے کے نہیں ہو سکتے، عالم اور بے علم کا درجہ ایک نہیں ہوسکتا۔ ہر عقل مند پر ان کا فرق ظاہر ہے۔ (۳۸)

حقیقت میں علم ایک روشنی ہے اور جہل ظلمت و تاریکی ہے جس طرح نور اور ظلمت یا روشنی و تاریکی برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح عالم اور جاہل برابر نہیں ہو سکتے۔ خواہ دنیوی اعتبار سے ایک جاہل اپنے مال و دولت اور جان و مال کے بل بوتے پر کتنے ہی اونچے مرتبے پر فائز کیوں نہ ہو۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

هل يستوى الذين يعلمون والذين لايعلمون۔ (۳۹)

کیا عالم اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے

هل يستوى الاعمىٰ و البصير، افلا تتفكرون۔ (۴۰)

کیا اندھا اور آنکھوں والا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ تم غور کیوں نہیں کرتے؟

انبیائے کرام میں سب سے اعلیٰ اور سب سے برتر مقام حضرت محمد ﷺ کا ہے۔ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام انبیائے کرام سے زیادہ علم و فضل عطا کیا اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو علم میں اضافے کے لئے تلقین کی اور ارشاد ہوتا ہے کہ وقل رب زدنی علماً۔ (۴۱) ''اور کہئے کہ اے میرے رب میرے علم میں اضافہ کر'' مندرجہ بالا آیات سے واضح ہوتا ہے اسلام میں علم کو بڑی اہمیت حاصل ہے حصول علم ہی سب سے مقدس فریضہ ہے قرآن پاک میں سب سے زیادہ اہمیت و افادیت علم ہی کو حاصل ہے۔

تعلیم کی اہمیت احادیث کی روشنی میں:

حضرت محمد ﷺ نے تعلیم پر سب سے زیادہ زور دیا ہے۔ آپ ﷺ نے ہر

مسلمان مرد اور عورت پر فرض عائد کیا کہ علم حاصل کریں آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم'' ترجمہ ''علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے'' (۴۲)

بعض حدیث میں مسلم کے ساتھ مسلمہ کے الفاظ آئے ہیں (۴۳) یعنی مرد اور عورت دونوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے طلب علم اور حصول علم کو صرف حکومت کی ذمہ داری ہی قرار نہیں دیا بلکہ معاشرے اور معاشرے کے ہر فرد پر یہ ذمہ داری ڈالی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ " کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ۔ (۴۴) ''تم میں سے ہر شخص راعی ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کا پوچھا جائے گا'' علامہ زرنوجی (۱۱۷۰ء۔ ۱۲۵۵ء) ''علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے'' پر یوں حاشیہ لگاتے ہیں کہ ایک فرد تمام علوم حاصل نہیں کر سکتا اس لیے تمام کا حاصل کرنا فرض نہیں ہے تاہم جو علم حاصل کرے اس کے تمام اصول وضوابط جاننا فرض ہے مثلاً نماز فرض ہے اسی لیے اس کے متعلق اس کے فرائض و واجبات اور دیگر اصولوں کو جاننا بھی فرض ہے اگر کوئی تاجر ہے تو تجارت کے بارے میں تمام اسلامی احکامات کا جاننا فرض ہے۔ (۴۵)

آپ ﷺ نے یہ ذمہ داری پڑھے لکھے لوگوں پر بھی ڈالی کہ وہ اپنے قریبی اور ہمسایوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کریں اور ان پڑھ لوگوں پر بھی کہ وہ پڑھے لکھے لوگوں سے استفادہ کریں اور علم سیکھنے کے لیے آگے بڑھیں۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ایک مجلس میں اُن پڑھے لکھے لوگوں کو جو اپنے ہمسائیوں کو علم نہیں سکھاتے اور اُن پڑھ لوگوں کو جو علم نہیں سیکھتے سخت تنبیہ کی اور دنیا ہی میں انہیں سزا دانے کی وعید سنائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا

مابال اقوام لا یفقھون جیرالھم ولا یعلمونھم ولا یفطنونھم ولا یامرونھم ولا ینھونھم الخ۔ (۴۶)

ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو اپنے ہمسائیوں کو نہ فقہ کی تعلیم دیتے ہیں نہ ا نہیں علم سکھاتے ہیں نہ وعظ کہتے ہیں نہ انہیں نیکی کا حکم کرتے ہیں اور نہ برائی سے روکتے ہیں۔ (۴۶)

یہ بنو اشعر کے لوگ تھے جن کے پڑوس میں اَن پڑھ بدوی تھے انہوں نے ایک سال کی مہلت مانگی اور اگلے سال تک انہوں نے اَن پڑھ پڑوسیوں کو خواندہ بنادیا۔ آپ ﷺ نے علم نہ پھیلانے والوں کو کتمانِ علم کا مرتکب قرار دیا اور سخت وعید سنائی۔ ما من رجل حفیظ علماً فکتمہ الا و اوتی یوم القیامتہ ملجماً بلجام من النار ۔ (۴۷)

بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صرف دو اشخاص ہی ایسے ہیں جن پر رشک کیا جاسکتا ہے۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ نے کچھ مال دیا ہے اور پھر اسے اچھے کاموں میں خرچ کرنے پر مسلط کردیا ہے اور دوسرا شخص وہ ہے جسے اللہ نے حکمت و دانائی کی بات عطا کی ہے جس کے مطابق وہ فیصلہ کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہے۔ (۴۸)
ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جو شخص طلب علم کے لیے نکلتا ہے وہ اللہ کے راستے میں ہوتا ہے جب تک وہ لوٹ کر نہ آئے''۔ (۴۹) ایک اور حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''طلب علم کی خاطر ایک صبح یا شام کا نکلنا اللہ کے نزدیک جہاد فی سبیل اللہ سے بھی زیادہ افضل ہے''۔ (۵۰) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جس نے حصول علم کی تلاش میں کوئی راستہ اختیار کیا تو اللہ اس کے لیے علم کی راہوں میں سے کوئی راہ آسان کردے گا۔ فرشتے علم طلب کرنے والے کے لیے اپنے بازو بچھاتے ہیں اور عالم کے لیے زمین اور آسمانوں کی تمام مخلوق اور پانی کے اندر کی مچھلیاں تک اس کی بخشش کی دعا کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت دیگر کی ستاروں پر اور اہل علم انبیا کے وارث ہیں اور انبیا (کا حال یہ ہے کہ) انہوں نے اپنی وراثت میں درہم و دینار نہیں چھوڑے بلکہ علم کو بطور وراثت چھوڑ گئے ہیں لہذا جس نے علم کو لے لیا تو اس نے بہت بڑا حصہ پالیا''۔ (۵۱)

علم کے بارے میں آپ ﷺ کے مزید ارشادات:

علم کی اہمیت احادیث میں کس قدر آئی ہے اس کی اہمیت کا اندازہ ہم درج ذیل احادیث سے کرسکتے ہیں۔

۱۔ ماں کی آغوش سے لے کر قبر کی آغوش تک علم حاصل کرو۔ (۵۲)

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی کہ ''جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے کسی رستے میں چلا اس کے لئے میں جنت کا راستہ آسان کردونگا اور میں دنیا میں جس کی دو آنکھیں چھین لوں گا جنت میں اس کو ان کا بدلہ دوں گا اور علم میں بڑھنا عبادت میں بڑھنے سے بہتر ہے اور دینداری کی جڑ پرہیز گاری ہے''۔ (۵۳)

۳۔ جس کو اس حال میں موت آئے کہ اسلام کو زندہ کرنے کے لئے علم حاصل کر رہا تھا تو اس کے اور نبیوں کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ (۵۴)

۴۔ جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے نکلا وہ واپس آنے تک اللہ کی راہ میں ہے۔ (۵۵)

۵۔ ایک فقیہ (عالم) شیطان کے مقابلے میں ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے۔ (۵۶)

۸۔ تعلیم دو اور آسانی پیدا کرو اور مشکل پیدا نہ کرو۔ (۵۷)

۹۔ جسے اللہ تعالیٰ بھلائی سے نوازنا چاہتے ہیں اسے دین کا سمجھدار بنا دیتے ہیں (پھر فرمایا کہ) میں بانٹنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ دیتے ہیں۔ (۵۸)

۱۰۔ عالم کو عبادت کرنے والے پر اسی طرح فضیلت حاصل ہے جیسے چاند کو تمام ستاروں پر فضیلت حاصل ہے۔ (۵۹)

اسلام کے سوا دنیا کا کوئی مذہب یا تمدن ایسا نہیں جس نے تمام انسانوں کی تعلیم کو ایک بنیادی ضرورت قرار دیا ہو، یونان اور چین نے غیر معمولی علمی اور تمدنی ترقی کی لیکن وہ بھی تمام انسانوں کی تعلیم کے قائل نہ تھے بلکہ اہل علم کے ایک طبقے پر ہی قانع ہو گئے تھے۔ افلاطون اپنی جمہوریہ میں جو اونچے اونچے خواب دیکھ سکا اس میں بھی فلاسفہ اور اہل نظر کے ایک مخصوص طبقے ہی کو اس امتیاز سے نوازا گیا۔ اسلام واحد دین اور پیغمبر اسلام وہ واحد انقلابی شخصیت ہیں جنہوں نے تمام انسانوں پر حصول علم اور تعلیم کو بنیادی فریضہ قرار دیا۔ (۶۰)

یہ وہ حقیقت ہے جس کا اعتراف غیر مسلم مفکرین کو بھی ہے۔ یورپین دانشور جی لنڈ

سے جانسن (G. Lindsay Johnson) اس حوالے سے لکھتا ہے ''مذہب اسلام کے بارے میں بیشتر عیسائیوں کی لاعلمی کا اظہار خوفناک ہے۔ دنیا کے کثیر انسانوں کے کردار کی تشکیل کرنے والے ایسے مذہب کی عمارت کو مضبوط بنیادوں پر کھڑا نہ سمجھنا ایک احمقانہ مفروضہ ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ ہر قسم کے علم کے بہت زیادہ احترام کے قائل تھے۔ (۶۱) اسلام کے نزدیک تعلیم حاصل کرنا معاشرتی ضرورت سے زیادہ انفرادی دینی فریضہ ہے۔ تعلیم دینا اور تعلیم حاصل کرنا دونوں ہی مسلمان معاشرہ کے فرائض میں داخل ہے۔ آپ ﷺ نے بہت انداز سے علم کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ آپ ﷺ نے عالم کو عابد پر فضیلت دی۔ عبادت پر علم کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ صاحب علم کی زندگی کا سلسلہ منقطع ہونے کے ساتھ اس کے علم کا سلسلہ منقطع نہیں ہوجاتا نہ اس کا علم مرتا ہے جو نماز روزہ ادا کرتا ہے۔ زکوۃ دیتا ہے حج وعمرہ کرتا ہے یا تسبیح و ذکر کرتا ہے اس کے ان اعمال صالحہ کی بہترین جزا اللہ تعالیٰ کے یہاں ملے گی لیکن ان اعمال کا سلسلہ بھی زندگی کے ساتھ ہی منقطع ہوجاتا ہے لیکن علم کا اثر باقی رہتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی انتقال کر جاتا ہے تو اس عمل بھی منقطع ہوجاتا ہے سوائے تین چیزوں کے کوئی صدقہ جاریہ ہو کوئی ایسا علم چھوڑا ہو جس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہو یا پھر کوئی نیک اولاد ہو جو دعا کرے۔ (۶۲) غرض قرآن اور احادیث کی روشنی میں یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں تعلیم کی بہت اہمیت ہے ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے حصول علم میں ہمہ تن مصروف رہیں۔

حواشی و حوالہ جات

۱۔ پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد ثانی/ پاکستان کے لیے مثالی نظام تعلیم کی تشکیل/ اسلام آباد، وفاقی وزارت مذہبی امور، زکوۃ وعشر، ۲۰۰۲ء/ص ۱۵۷

۲۔ ایس ایم شاہد/ اسلامک سسٹم آف ایجوکیشن/ لاہور/ مجید بک ڈپو/ ۲۰۰۴ء/ص ۴۶

۳۔ القرآن۔ سورہ البقرہ: آیت ۲۵۹

۴۔ پروفیسر خورشید احمد/ اسلامی نظریہ حیات/ کراچی، شعبہ تصنیف وتالیف وترجمہ جامعہ کراچی،

۱۹۸۲ء/ص ۴۲۱
۵۔ ایضاً حوالہ نمبر ۲/ص ۴۷
۶۔ فیروز آبادی/ القاموس المحیط/ دار الفکر بیروت/ ج ۴، ص ۱۵۳
۷۔ ایضاً
۸۔ لوبیس معلوف/ المنجد/ مطبعہ کاتولیکیہ بیروت، طبعہ عاشرا ۱۹۴۷/ص ۵۵
۹۔ ابن المنظور/ لسان العرب/ نشر الادب، قم ایران/ص ۴۱۶
۱۰۔ القرآن۔ سورۃ الحجر: آیت ۸۶
۱۱۔ القرآن۔ سورۃ الحشر: آیت ۲۲
۱۲۔ السیرہ عالمی/ شمارہ ۳/ص ۸۱
۱۳۔ محمد یوسف کاندھلوی/ منتخب احادیث/ لاہور، کتب خانہ فیضی/ص ۲۹۳
۱۴۔ زینب صدیقی/ پرائمری مدارس کے تعلیمی عمل اساتذہ کی کارکردگی/ کراچی، گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فیڈرل بی ایریا، ۱۹۹۹ء/ص ۱
۱۵۔ القرآن۔ سورہ البقرہ: آیت ۳۱
۱۶۔ پرائمری مدارس کے تعلیمی عمل اساتذہ کی کارکردگی/ص ۲
۱۷۔ اسلامی نظام تعلیم ونظریہ پاکستان/ رادھو خان جوکھیو/ کراچی، ماروی ایجوکیشن پبلی کیشنز، ۱۹۹۲ء/ص ۲۸
۱۸۔ سورۃ البقرہ: آیت ۳۱
۱۹۔ سورۃ البقرہ: ۳۱ اور ۳۳
۲۰۔ سورہ النمل: ۴۰، میں دعویٰ کے الفاظ ہیں۔ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ
۲۱۔ تین مقامات پر مقاصد بعثت کی نشاندہی کی گئی ہے۔ پہلی سورۃ البقرۃ: آیات ۱۲۹، دوسری سورہ آل عمران: آیت ۱۶۴۔ تیسری سورہ الجمعۃ: آیت ۲ میں
۲۲۔ سورۃ المجادلۃ: آیت ۱۱
۲۳۔ ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید/ سنن ابن ماجہ/ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۳۹۵ھ/ ج ۱، ص ۸۳/ باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم
۲۴۔ اسلامی نظام تعلیم اور نظریہ پاکستان/ پروفیسر علی اوسط صدیقی/ کراچی، طاہر سنز ۱۹۹۹ء/ص ۳۴

۲۵۔ سورہ الجمعہ: آیت ۲
۲۶۔ سورۃ البقرہ: آیت ۲
۲۷۔ تفسیر از مولانا شبیر احمد عثمانی / مدینہ منورہ، ۱۹۸۹ء/ص ۷۹۶
۲۸۔ القرآن/ سورہ العلق/ آیت نمبر ۱
۲۹۔ تفسیر ابن کثیر/ حافظ عماد الدین ابو الفداء ابن کثیر مترجم مولانا محمد جونا گڑھی/ لاہور، مکتبہ قدوسیہ/ جلد ۵/ص ۵۶۳۔۵۶۴
۳۰ پروفیسر رب نواز/ حضور ﷺ کی تعلیمی جدوجہد/ص ۹
۳۱۔ اسلامی نظام تعلیم اور نظریہ پاکستان/ پروفیسر علی اوسط صدیقی/ کراچی، طا۔ سن۔ ۱۹۵۵ء/ص ۳۹۔۴۰
۳۲۔ القرآن/ سورۃ العلق/ آیت ۴،۵
۳۳۔ القرآن/ سورہ البقرہ/ آیت نمبر ۱
۳۴۔ القرآن/ سورۃ الانبیاء/ آیت ۷۹
۳۵۔ تفسیر از مولانا شبیر احمد عثمانی / مدینہ منورہ، ۱۹۸۹ء/ص ۷۲۱
۳۶۔ القرآن/ سورۃ المجادلہ/ آیت ۱۱
۳۷ القرآن/ سورۃ القلم/ آیت ۱
۳۸۔ تفسیر ابن کثیر/ حافظ عماد الدین ابو الفداء ابن کثیر مترجم مولانا محمد جونا گڑھی/ لاہور، مکتبہ قدوسیہ/ جلد ۴/ص ۴۱۷
۳۹۔ القرآن/ سورۃ الزمر/ آیت ۹
۴۰۔ القرآن/ سورہ انعام/ آیت نمبر ۲۵
۴۱۔ القرآن/ سورۃ طٰہٰ/ آیت ۱۱۴
۴۲۔ محمد بن یزید ابن ماجہ/ السنن ابن ماجہ/ ج ۱/ص ۸۱
۴۳۔ ایضاً
۴۴۔ محمد الجامع الصحیح / بروایت عبد ابن اسماعیل البخاری
۴۵۔ پروفیسر عبد السلام چوہدری و پروفیسر ممتاز احمد/ علم و تعلیم/ لاہور، قریشی برادرز/ حصہ اول، ص ۲۰۰
۴۶۔ محمد بن محمد بن سلیمان الفاسی/ جمع الفوائد من جامع الاصول و مجمع الزوائد/ جلد اول

۴۷۔ محمد بن یزید ابن ماجہ/ السنن ابن ماجہ/ مقدمہ حدیث نمبر ۲۱۹
۴۸۔ بخاری/ جامع الصحیح / کتاب العلم
۴۹۔ ترمذی/ الجامع السنن/ دار الفکر بیروت/ ج ۵/ ص ۴۸
۵۰۔ کنز الاعمال/ حیدر آباد/ ج ۱۰/ ص ۹۲
۵۱۔ ابو داؤد/ دار الفکر بیروت، ۱۹۹۴ء/ ج ۴، ص ۵۷۔ ۵۸ ☆ ترمذی/ ج ۵، ص ۴۸۔ ۴۹ ☆ ابن ماجہ/ ج ۱، ص ۸۱ ☆ داری/ قدمی کتب خانہ کراچی/ ج ۱، ص ۹۸
۵۲۔ مشکوٰۃ شریف
۵۳۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان بحوالہ مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری/ فضائل علم/ کراچی، دار العلوم، کراچی، مئی ۱۹۸۶/ ص ۸۴
۵۴۔ رواہما الدارمی بحوالہ مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری/ فضائل علم/ دار العلوم، کراچی، مئی ۱۹۸۶/ ص ۹۳
۵۵۔ ترمذی/ الجامع/ ج ۵، ص ۲۹/ باب فضل طلب العلم
۵۶۔ ترمذی، محمد بن عیسیٰ، امام/ الجامع الصحیح / مصر، مصطفیٰ البابی الحلبی / ۱۹۵۴ء، ۴۸ بیان العلم و فضلہ
۵۷۔ مسند احمد
۵۸۔ رواہ البخاری و مسلم بحوالہ مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری/ فضائل علم/ دار العلوم کراچی، مئی ۱۹۸۶/ ص ۳۹
۵۹۔ ابو داؤد سلیمان بن اشعث/ صحیح سنن ابو داؤد البانی/ ج ۲، ص ۶۹۴، حدیث ۹۶،
۶۰۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی/ اسلامی نظریہ حیات/ کراچی، جامعہ کراچی، ۱۳۸۲ء/ ص ۴۲۰
61. G.Lindsay Johnson/The Two World/1940/Page No 159
۶۲۔ رواہ المسلم